Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | اتوار ۲۷ شعبان ۱۴۱۰ھ ، ۲۵ امان ۱۳۶۹ ہش ، ۲۵ مارچ ۱۹۹۰ء | نمبر ۶۹

غریب مربیان کی مالی قربانی

"بسا اوقات مجھے ایسے غریب مربیان کی طرف سے مالی قربانی کی پیش کش ہوتی ہے کہ میں حیران رہ جاتا ہوں ۔ ان کے متعلق میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ان کے پاس سوائے اس معمولی گزارے کے جو جماعت ان کو دیتی ہے اور کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے ۔ لیکن رقم خواہ تھوڑی ہی ہو اس کو وہ بڑی مشکل سے اور بڑی قربانی کر کے جماعت کیلئے بچاتے اور پیش کرتے ہیں"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ

الفضل ۸ مارچ ۱۹۹۰ء صفحہ ۳)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

" دیکھو اجرام سماوی کتنے بڑے اور عظیم الشان نظر آتے ہیں اور اُن کی عظمت کو دیکھ کر ہی بعض نادان ان کی پرستش کی طرف جھک پڑے ہیں اور انہوں نے اُن میں صفاتِ الٰہیہ کو مان لیا ۔ جیسے ہندو یا اور دوسرے بُت پرست یا آتش پرست وغیرہ جو سورج کی پوجا کرتے ہیں اور اس کو اپنا معبود سمجھتے ہیں کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج اپنے اختیار سے چڑھتا ہے یا چُھپتا ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ اگر وہ کہیں بھی تو اس کا کیا ثبوت دے سکتے ہیں وہ ذرا سورج کے سامنے یہ دعا تو کریں کہ ایک دن وہ نہ چڑھے یا دوپہر کو مثلاً چُھپ جاوے تاکہ معلوم ہو کہ وہ کوئی اختیار اور ارادہ بھی رکھتا ہے ۔ اس کا ٹھیک وقت پر طلوع اور غروب تو صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اپنا ذاتی کوئی اختیار اور ارادہ نہیں ۔

ارادہ کا مالک تب ہی معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو اور کرنے والے امر کو کرے اور نہ کرنے والے کو نہ کرے ۔

غرض اگر قبولیتِ دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوئے ۔ اور حقیقت میں جو لوگ قبولیتِ دعا کے قائل نہیں ہیں اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے ۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنم میں جائے گا ۔ وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے ۔

اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجاوے "

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۴ و صفحہ ۲۰۵)

اخلاق کا پہلا مرحلہ

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"اس میں شبہ نہیں کہ ہر ایک انسان اخلاق کی باریکیوں کو سمجھ نہیں سکتا ۔ بعض حصے مخفی ہوتے ہیں اور وہ خدا کی طرف سے ان لوگوں پر کھولے جاتے ہیں جن کے اخلاق خدا تعالیٰ کے حضور میں پسندیدہ ہوتے ہیں ۔ اور وہ اخلاق قرآن اور حدیث ہی میں سے کھولے جاتے ہیں ۔ اور وہ اس وقت کھلتے ہیں جب وہ ظاہر میں نظر آنے والے اخلاق پر عمل کرتا ہے ۔ اس کی حالت اس وقت اور ہوتی ہے ۔ باقی لوگوں کی اور ہوتی ہے ۔ مگر اس مقام پر ہر ایک شخص نہیں پہنچ سکتا ۔ اور ان اخلاق میں بھی ایک اوسط ہوتی ہے ۔ جس طرح ہر ایک یونیورسٹی میں ایک اوسط نمبروں کی ہوتی ہے ۔ جو اتنے نمبر حاصل کر لے ، وہ پاس سمجھا جاتا ہے ۔ اور جو اتنے نمبر حاصل نہ کرے اس کو پاس نہیں سمجھا جاتا ۔ اسی طرح ایک انسان خدا سے تعلق پیدا نہیں کر سکتا ۔ اگر اس میں اس اوسط تک اخلاق نہ ہوں ۔ اور یہ ممکن ہے کہ وہ بہت اعلیٰ درجہ کے اخلاق نہ رکھتا ہو مگر خدا تعالیٰ سے اسکا تعلق پیدا ہو جائے ۔ اسلئے ایمان لانیوالے کا فرض ہے کہ اپنے اندر کم از کم اوسط اخلاق پیدا کرے اور اس پر وہ سہولت سے قابو پا سکتا ہے ۔ اور جو باریک اخلاق ہیں وہ بعد میں اس پر نازل کئے جاتے ہیں ۔ مثلاً یہی کہ فلاں شخص سے کیا معاملہ کرنا چاہئیے اور فلاں سے کیا ۔ مگر یہ اصولی باتیں نہیں ہوتیں ۔ ان کا افراد سے تعلق ہوتا ہے ۔ لیکن جو باتیں موٹی ہیں اور جو اصولاً نہایت ضروری ہیں ۔ اور ان پر انسان قبضہ پا سکتا ہے اور عام اخلاقی نقائص کو ان کے ذریعہ دُور کیا جا سکتا ہے ۔ ان میں سے ایک بہت اہم اور نہایت ضروری یہ ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے "

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۲ء)

○ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۹۰ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم ہدایت علی صاحب شاہد مربی سلسلہ کو دوسری بیوی بشریٰ نسرین صاحبہ سے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے ۔ نومولودہ وقفِ نو میں شامل ہے ۔

○ مکرم نسیم احمد کاشمیری صاحب مربی سلسلہ منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے ۔ نومولود کا نام مبارز احمد تجویز ہوا ہے ۔

نومولود مکرم نذر محمد صاحب کاشمیری کا پوتا اور مکرم عبداللطیف صاحب کاشمیری کا نواسہ ہے ۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے عزیز رضوان احمد ہارون و عزیزہ سعدیہ حنا قریشی کو ۲۸ جنوری کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ نومولود کا نام طلحہ قریشی تجویز ہوا ہے ۔

نومولود مکرم محمد افضل صاحب قریشی مربی سلسلہ کا پوتا اور مکرم قریشی محمد اکمل صاحب گولبازار کا نواسہ ہے ۔

○ مکرم ملک منصور احمد صاحب ٹاؤن شپ لاہور کی بیٹی عزیزہ کسومہ ملک بیگم ملک عبدالسمیع صاحب کے ہاں مورخہ ۱۲ مارچ کو اتفاق ہسپتال لاہور میں بچی پیدا ہوئی ہے ۔

بچی محترم ملک غلام فرید صاحب کی پڑنواسی اور صوبیدار میجر ملک عبدالحق صاحب لاہور چھاؤنی کی پوتی ہے ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو درازی عمر عطا فرمائے ۔

○ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد صدر جماعت احمدیہ چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ کی آنکھوں کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے ۔

ان کی جلد اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی، ربوہ
قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۲۵ امان ۱۳۶۹ ہش ـ ۲۵ مارچ ۱۹۹۰ء

تحریک جدید کے مطالبات

تحریک جدید کے مطالبات ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر پہلو سے تعلق رکھتے ہیں اور پچاس سال سے بھی زیادہ عرصہ کے تجربہ نے بتایا ہے کہ یہ مطالبات انقلاب انگیز ہیں۔ ہماری انفرادی زندگی کو بھی بہتر بناتے ہیں اور ہماری اجتماعی زندگی کو بھی۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ان مطالبات کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ ان پر عمل کریں اور تحریک جدید کے میٹھے پھلوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔

پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا اختیار کرنا ہے۔ سادہ زندگی کا تصور ایک ایسی حقیقت ہے کہ اگر ہم اسے اپنی زندگی کا ایک حصہ بنا لیں تو یہ ہماری طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے اور پھر یہ بات یاد نہ رہے کہ ہم نے سادگی اختیار کرنی ہے۔ ہم سادہ زندگی ہی بسر کریں گے۔ پس ہمیں سادگی کو سمجھتے ہوئے اس طرح اختیار کرنا چاہیئے کہ ہمیں یاد دہانی کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

ایک مطالبہ وقف رخصت کا تھا۔ رخصتوں کے دنوں کا ہم انتظار تو کرتے ہیں لیکن رخصتیں آتی ہیں تو یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ دن کس طرح گزارے جائیں۔ اس مشکل کا حل اس مطالبہ میں ہے۔ کہ آپ اپنی رخصتوں کے ایام جماعت کے سپرد کر دیں کہ آپ سے کوئی کام لیا جائے۔ چونکہ یہ کام آپ کے معمول کے کام سے مختلف ہو گا۔ اس لئے آپ اسے زیادہ دلچسپی سے سرانجام دیں گے۔ آپ بھی خوش اور آپ کا خدا بھی خوش۔ اور اسی کے پیش نظر حضرت امام جماعت (الثالث) نے وقفِ عارضی کی سکیم جاری فرمائی تھی۔ اس طرح اپنی بھی تربیت ہوتی رہتی ہے اور دوسروں کی بھی۔ گویا کہ انفرادی اور اجتماعی بیداری کے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں۔

ایک اور مطالبہ وقف زندگی کا تھا۔ اس کی پہلے بھی ضرورت تھی۔ اب بھی ضرورت ہے اور آئندہ بھی ہمیشہ ضرورت رہے گی۔ اس کی توسیع وقف نو کی سکیم ہے۔ غرض یہ ہے کہ جماعت میں وقت اور زندگی کو جماعت کے سپرد کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ ہر شخص اس بات کی طرف توجہ کرے۔ خود زندگی وقف کرے نہیں تو وقت کا کچھ حصہ وقف کرے اور اس نئی سکیم "وقف نو" کے تحت اپنے مقررہ عرصہ کے دوران پیدا ہونے والے بچوں کو وقف کرے۔

اپنے آپ پہ، اور اپنے ماحول پہ غور کرو
لازم ہے کہ وقت بچاؤ اور ایسا فی الفور کرو
عقل کو اپنے کام میں لاؤ سوچو، پھر سوچو اور سمجھو
سیدھا منزل پر جانا ہے تو ایسا ہر طور کرو

ابوالاقبال

○

سارا جہاں ہی دشمنِ جاں ہو تو کیا کریں
آؤ ہم اپنے رب کے حضور التجا کریں

ہم دِل کے غم کو دِل میں ہی رکھیں گے تابکے
اس دِل کے غم کو آج جہاں آشنا کریں

انجام اپنی سعئِ جنوں کا جو ہو سو ہو
لے کر خدا کا نام چلو ابتدا کریں

اپنی نوائے درد ہم آہنگ صور ہو
مُردوں کو دیں جگا کوئی محشر بپا کریں

اِس دشتِ وحشت و شبِ تاریک و تار میں
انسانیت کا ڈھونڈ کے روشن دِیا کریں

ناہید زندگی کے نشیب و فراز کو
ہموار کر سکیں تو بنامِ خدا کریں

عبدالمنان ناہید

○

(یہ نظم ۲۴ مارچ کے خاص نمبر کے لئے تھی مگر اس میں شائع نہ ہو سکی اب پیش ہے)

میٹرک/ ایف۔ اے/ بی۔ اے/ ایم۔ اے کا
امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

۱۔ ایسے احمدی طلباء جو اس سال میٹرک / ایف اے / بی اے / اور ایم اے کا امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے خواہشمند ہیں وہ امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جاسکیں۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہو گا۔ معین تاریخ کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

خان بہادر حافظ چوہدری نعمت خان صاحب

۱۴-۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء کی درمیانی شب کو سوا نو بجے محترم خان بہادر چوہدری نعمت خاں صاحب بعمر ۹۰ سال واصل بحق ہو گئے۔ ۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء کو آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ان کا جنازہ پڑھا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مولانا صاحب موصوف نے دعا کرائی۔ جنازے اور تدفین میں کثیر احباب شامل تھے۔

چوہدری صاحب موضع بیگم پور ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے تھے۔ اے بی کورس حساب کا مضمون لے کر آپ نے بی۔اے پاس کیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ۱۹۰۴ء میں آپ سب جج مقرر ہو گئے اور ترقی کرتے کرتے دہلی سے بطور ڈسٹرکٹ جج ۱۹۳۶ء میں پنشن پا کر ریٹائر ہوئے گویا آپ نے ۳۲ سال ملازمت کی اور اس کے بعد ۳۰ سال تک پنشن پائی۔

ملازمت کے دوران میں ہی قرآن شریف حفظ کیا اور ہمیشہ قرآن شریف کا دور جاری رکھا۔ اور آخری بیماری تک قرآن شریف کا دَور کرنا آپ کا معمول تھا۔ قرآنی حقائق و معارف سے آپ کو خاص وابستگی اور شغف تھا۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے آپ ۳۲ سال تک جج رہے اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں تعینات رہے۔ بطور جج دو باتیں آپ کے اندر نہایت معروف اور ممتاز تھیں آپ کی دیانت اور امانت اور بےلاگ انصاف کا شہرہ دور و نزدیک تھا۔ اس کے علاوہ معاملہ فہمی اور قانون دانی میں آپ کو بے نظیر مہارت تھی اور جوڈیشل افسر اور بڑے بڑے قابل وکلاء آپ کی قانونی قابلیت کو مانتے تھے کسی کی شخصیت سے انصاف کے معاملہ میں آپ متاثر نہ ہوتے تھے اور آپ کا قاعدہ تھا کہ ہر مقدمہ کا فیصلہ دو ٹوک اور کانٹے کی تول کرتے۔ جتنا عرصہ آپ ملازم رہے خدا ترسی سے آپ نے اپنے فرائض منصبی ادا کئے اور پنجاب بھر میں بہت کم ایسے جوڈیشل حکام ہوں گے جو چوہدری صاحب کے مرتبہ تک پہنچ سکیں۔ جو شخص جج کی حالت میں قرآن شریف حفظ کرے اور قرآن شریف کا ورد اس کا معمول ہو ضروری ہے کہ اس کے فیصلے خدا ترسی اور بےلاگ انصاف پر مبنی ہوں۔ گویا آپ کی ملازمت بھی خلق اللہ کی خدمت اور ایک قسم کی عبادت تھی۔

آپ کے احمدی ہونے کا واقعہ بھی بڑا دلچسپ ہے۔ آپ کو غیر مبائعین کا لٹریچر دستیاب ہوا۔ اس کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے تحقیق حق کرنی چاہی اور مبائعین کا لٹریچر بھی بغور مطالعہ کیا۔ بطور جج کے آپ کو حق و باطل کے پرکھنے میں یدِ طولیٰ حاصل تھا دونوں طرف کے دلائل کا موازنہ کرنے کے بعد آپ نے بڑے انشراح صدر سے حضرت فضل عمر کی بیعت کی۔

چونکہ آپ بڑے معاملہ فہم اور تجربہ کار شخص تھے اس لئے جماعتی کاموں میں آپ کو مشورہ دینے کا موقعہ ملتا رہا اور حضرت فضل عمر کی مقرر کردہ کمیٹیوں میں بہت دفعہ آپ کو شامل کیا گیا۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے موقع پر اکثر مرتبہ آپ کو ایک نہ ایک اجلاس کی صدارت کرنے کا موقعہ ملا۔ نیز حضرت فضلِ عمر آپ کو بجٹ کمیٹی کا صدر بھی مقرر فرمایا کرتے تھے۔ اپنے تقوےٰ اور اخلاص کی وجہ سے آپ جماعت کے کاموں میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ اگرچہ آپ بعد میں آئے تھے۔

دو سال گذرے ایک بہت بڑا سانحہ آپ پر گذرا۔ اور وہ اس طرح کہ آپ کا بڑا بیٹا اور ایک پوتا اچانک قتل ہو گئے یہ بڑا لرزہ خیز اور رُوح فرسا واقعہ تھا۔ خاکسار مع احباب کے آپ کے گاؤں میں پہنچے اور میں نے درد بھری آواز میں (ترجمہ۔ ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) پڑھا۔ آپ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور اس کے سوا کوئی بات آپ کی زبان پر نہیں آئی۔ صرف یہ کہا کہ اچھا کل آپ یہاں گاؤں میں آکر نماز جنازہ پڑھا دیں۔ چنانچہ دوسرے دن گاؤں میں ہی جنازہ پڑھا گیا۔ اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ لیکن چوہدری صاحب صبر سکون اور رضا بالقضاء کے پیکر نظر آتے تھے۔ گذشتہ دو سال میں خاکسار اکثر آپ سے ملتا رہا کیونکہ اس واقعہ قتل کے کچھ عرصہ بعد آپ نے گاؤں سے سکونت چھوڑ کر شہر فیصل آباد میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ جب بھی مجھے ملاقات کا موقعہ ملا میں نے دیکھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر بطمانیتِ قلب راضی ہیں اور مشیتِ ایزدی پر صابر و شاکر ہیں کبھی ایک دفعہ بھی کوئی حرفِ شکایت آپ کی زبان پر نہیں آیا۔ اس بات کا آپ کو بہت خیال تھا کہ آپ کے بیٹے کی لڑکیاں قابل شادی ہیں ان کے اٹھانے کا کوئی انتظام ہونا چاہیئے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ انتظام آپ کی زندگی میں ہی ہو گیا اور آپ کی دو پوتیوں کی شادی اور رخصت آپ کے ہاتھوں سے ہی انجام پذیر ہوئی۔

گذشتہ ۳ سال ہوئے کہ آپ کی بینائی رفتہ رفتہ کمزور ہوتی گئی اور آنکھ کا آپریشن کامیاب نہ ہوا۔ نظر بالکل کمزور ہو گئی لیکن ایسی حالت میں آپ الفضل پڑھوا کر سنتے تھے اور سلسلہ کے حالات سے ہر طرح واقف رہتے تھے۔

آپ نے اپنی جائیداد کی قیمت لگوانی چاہی۔ چنانچہ سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کی اجازت سے خاکسار نے ایک کمیشن مقرر کیا اور آپ نے جو قیمت اپنی جائیداد کی خود مقرر کی تھی کمیشن نے بھی جانچ پڑتال کرنے کے بعد اس قیمت کو درست قرار دیا۔ چنانچہ سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ نے اس تشخیص کو منظور فرمایا۔ یہاں پر یہ بات ذکر کر دینے کے قابل ہے کہ موصی احباب کو اس بات کا فکر ہونا چاہیئے کہ وہ حتی الوسع اپنی زندگی میں ہی اپنی وصیت اور جائیداد کا حصہ ادا کر دیں تو بڑے اطمینان اور سہولت کا سامان پیدا ہوتا ہے۔ ورنہ بعض دفعہ بعض روکیں اور دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ چوہدری صاحب نے ۱۹۲۷ء میں وصیت کی۔ گویا انتالیس سال حصہ آمد ادا کیا۔ بوقتِ وفات حصہ آمد کا حساب بالکل صاف تھا۔

چوہدری صاحب ان لوگوں میں سے تھے جو دنیا میں ہوتے ہیں۔ مگر دنیا کے نہیں ہوتے ہے

آشنایانِ رہ عشق دریں بحرِ عمیق
غرقہ گشتند و نہ گشتند بہ آب آلود

غرضیکہ چوہدری صاحب ایک پاکباز زندگی گذار کر اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔

(روزنامہ الفضل ۲۴ جولائی ۱۹۶۶ء)

مصر کی حنوط شدہ لاشیں

قدیم مصر والوں کے بارے میں عام خیال یہی ہے کہ انہیں موت کی بعد والی زندگی کی زیادہ فکر رہتی تھی لیکن وہ اپنی لاشوں کو جو محفوظ کراتے تھے اس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ وہ کسی نہ کسی شکل میں باقی رہ جائیں دنیا انہیں بھول نہ جائے اس وقت دنیا کے بہت سے عجائب گھروں میں مصریوں کی مومیائی ہوئی لاشیں محفوظ ہیں جنہیں ممی کہا جاتا ہے۔ سائنسدان کسی زمانے میں ان کے جسم پر لپٹی ہوئی بیشمار پٹیاں اتار کر ان کی لاشوں کا مشاہدہ کیا کرتے تھے لیکن آج کل ممی کھولے بغیر ایکسرے کی مدد سے لاشوں کا اچھی طرح مطالعہ کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ قدیم مصر کے اٹھارویں خاندان کے بانی تُھموسس کی لاش کے مشاہدے سے پتہ چلا ہے کہ اسے گنٹھیا کی تکلیف تھی اور وہ کم عمری ہی میں مر گیا تھا لیکن جہاں تک ممی کھولنے کا تعلق ہے یورپ کے سیاحوں نے ابتداء میں جب مصر جانا شروع کیا تھا اور یہ بات صرف ۱۰۰ سال پرانی ہے، تو وہاں ایک رسم چل نکلی تھی کہ ہر رات کھانے کے بعد مہمانوں کی تفریح طبع کے لئے ایک ممی کھولی جاتی تھی۔ لیکن اب ان لاشوں کا احترام کیا جاتا ہے۔ پرانے مصر والوں کو جانور، خصوصاً بلیاں پالنے کا بہت شوق تھا اور وہ اپنے پالتو جانوروں کی لاشوں کی ممیاں بھی بنواتے تھے۔ بلی ایک مصری دیوی کی علامت بھی تھی چنانچہ پرانے آثار سے بلیوں کی مومیائی ہوئی لاشیں بھی بہت ملی ہیں۔ بعض بلیوں کے سر ان کے تن سے جدا ہیں۔ ہو سکتا ہے ان بلیوں کی اس زمانے میں قربانی دی جاتی ہو۔ ایک عقیدہ یہ بھی تھا کہ جو ماہرین مصری لوگوں کے پرانے مقبرے کھودتے ہیں ان پر کسی بد دعا کا اثر ہوتا ہے اور وہ جلد ہی مر جاتے ہیں۔ ۱۹۲۳ء میں توتن خامن کا مقبرہ کھولنے والے لارڈ کارنا فرن کچھ ہی عرصے بعد مر گئے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ فرعون کی بد دعا تھی مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ نمونیہ سے مرے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

منشیات کی روک تھام

گزشتہ دنوں سائیکاٹرک کلینک اور امریکہ کے انفارمیشن سروس نے امریکی سنٹر پر منشیات کے متعلق خود آگاہی کا ہفتہ منایا۔ منشیات کو کنٹرول میں لانے کے لئے وزیر میاں مظفر شاہ نے بتایا کہ حکومت منشیات کے متعلق قوانین پر نظر ثانی کر رہی ہے تاکہ ان کو اتنا سخت بنایا جائے کہ لوگ منشیات کے قریب جانا آسان نہ سمجھیں۔ یہ بات بھی زیر غور ہے کہ ایسے لوگوں کی جائیدادیں ضبط کر لی جائیں۔ اسی سلسلے میں وزیر موصوف نے یہ بھی بتایا کہ بڑے بڑے لوگ جو اس دھندے میں ملوث ہیں وہ قانون کی کسی خامی کی وجہ سے سزا سے بچ جاتے ہیں۔ دراصل یہ قانون ہی ایسے ہیں جو بہت کم سزا تجویز کرتے ہیں۔ حکومت قانون کے تین مسودوں پر غور کر رہی ہے جن میں سے ایک کا تعلق حفاظتی حراست میں لینا ہے اور جو جائیداد منشیات کی آمد سے بنائی جائے اسکا ضبط کرنا ہے اور خصوصی عدالتوں کا قائم کرنا ہے جہاں کہ منشیات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے مقدمات نپٹائے جاسکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان بھی دنیا کے دیگر ممالک کی طرح اس بات سے پریشان ہے کہ منشیات تیار بھی کی جاتی ہیں اور یہاں سے غیر قانونی طور پر دوسرے علاقوں میں بھی پہنچائی جاتی ہیں۔ اور پاکستان ہر ممکن کوشش کر رہا ہے کہ دنیا کے دیگر ممالک سے تعاون کر کے اس لعنت کو ختم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اسوقت ۲۲ لاکھ ۴ ہزار افراد پاکستان میں منشیات استعمال کرتے ہیں۔ اور ان میں سے ۱۱ لاکھ ایسے ہیں جو ہیروئن استعمال کرتے ہیں۔ وزیر موصوف نے اس امید کا اظہار کیا کہ آئندہ ملک میں کوئی شخص بھی منشیات استعمال کرنے والا نہ پایا جائے گا۔ یہ پروگرام جو خود آگاہی کے لئے تیار کیا گیا ہے اس میں ایسی باتیں بھی بتائی جائیں گی کہ منشیات کے کیا نقصانات ہیں۔ تاکہ اس بری عادت سے بچا جائے۔ ایسے پروگراموں کا اصل مقصد یہی ہے کہ منشیات کے استعمال کا خاتمہ کیا جا سکے۔

پاکستان اقلیتی فرنٹ

حیدر آباد سے اطلاع ملی ہے کہ پاکستان اقلیتی فرنٹ کے چیف جو صوبائی اسمبلی کے ممبر بھی ہیں اور جن کا نام مائیکل جاوید ہے۔ نے اس شکایت کا اظہار کیا ہے کہ حکومت اقلیتوں کیساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کرتی ہے۔ اور انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ زندگی کے ہر شعبے میں اقلیتوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے اقلیتوں کے مسائل کا ذکر کیا۔ مبینہ طور پر مسٹر جاوید نے کہا کہ اقلیتوں کے ممبروں نے پاکستان کے لئے بہت اچھا کردار ادا کیا تھا لیکن اب ان کے ساتھ امتیازی سلوک برتا جا رہا ہے اور قومی اور صوبائی اسمبلیوں اور سینیٹ میں انہیں پوری طرح ملازمتیں نہیں مل رہیں۔ انہوں نے اقلیتوں کی نشستوں میں اضافے کی مانگ کی اور انہوں نے کہا کہ سینیٹ میں ان کی چار نشستیں ہونی چاہئیں۔ ملازمتیں نہ ملنے کی وجہ سے پڑھے لکھے نوجوان ایسے کام کر رہے ہیں جو ان کی سطح سے بہت نیچے ہیں انہوں نے کہا کہ گذشتہ مہینوں میں اقلیتوں کے نمائندوں کو ڈویلپمنٹ میں سے کچھ بھی نہیں دیا گیا۔ بجٹ میں بھی اقلیتوں کے لئے کوئی فنڈ نہیں رکھا گیا مسٹر جاوید نے کہا کہ ان تمام ناانصافیوں کی وجہ سے نوجوانوں میں محرومیت کا احساس پیدا ہو گیا ہے۔

یہ خبر ڈان کے ۱۲۔ مارچ ۱۹۹۰ء کے شمارے میں شائع ہوئی ہے۔

ماحولیات کی صفائی

پاکستان نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ماحولیاتی فضاء اور ترقیاتی پروگراموں کے آپس میں رابطے کے لئے بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ عالمی سطح پر ماحولیات کی آلودگی کے خلاف جنگ کی جائے۔ اقوام متحدہ کے ایک پینل میں تقریر کرتے ہوئے سفیر پاکستان نسیم احمد نے کہا کہ ماحولیاتی آلودگی چاہے وہ پانی کے ذریعے ہو یا فضاء کے ذریعے یا زہریلے سمندروں کے ذریعے۔ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک کو متاثر کر رہی ہے۔ ترقی پذیر ممالک کا فرض ہے کہ وہ اپنے باشندوں کو ایک صحت مند ماحول مہیا کریں۔ اسی طرح ترقی یافتہ ممالک کا بھی یہی فرض ہے۔ ہم اس بات کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں کہ ماحول کو بہتر بنایا جائے اور اس بہتری کو استحکام دیا جائے مسٹر نسیم احمد نے ابتدائی کمیٹی کو بتایا کہ یہ کام کیا جانا نہایت اہم ہے اس کی آخری شکل برازیل میں جون ۱۹۹۲ء میں سامنے آئے گی۔

پاکستان کے سفیر نسیم احمد نے کہا کہ یہ کام اتنا وسیع ہے اور اتنا مختلف الجہات ہے کہ کوئی ملک بھی بغیر دوسروں کی مدد کے اس میں ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ جہاں تک عالمی تعاون کا سوال ہے اسے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کرنے کی ضرورت ہے جو ترقی پذیر ممالک ہیں ان میں سے بعض تو اس کام کا آغاز کرنے کے بھی قابل نہیں ہیں۔ سوائے اس کے کہ انہیں موجودہ دور کی ٹیکنالوجی سے آگاہی فراہم کی جائے اور اس کے علاوہ ان کو فنڈز بھی مہیا کئے جائیں۔ لیکن یہ باتیں ہونے کے باوجود انہیں تربیت یافتہ افراد کی ضرورت پیش آئے گی۔

مشرقی اور مغربی جرمنی (ہوائی سفر)

اس سے پہلے مشرقی اور مغربی جرمنی کا سفر یوں طے کیا جاتا تھا کہ ہوائی جہازوں کو چیکوسلواکیہ اور ڈنمارک سے ہو کر ایک دوسرے ملک میں جانا پڑتا تھا۔ کیونکہ مغربی اتحادیوں یعنی برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ نے جرمنی کی حدود پر ہوائی جہاز اڑانا بند کر رکھا تھا۔ تاکہ کوئی حفاظتی مسئلہ نہ کھڑا ہو جائے۔ لیکن اب مشرقی اور مغربی جرمنی کی ہوائی کمپنیوں کو اس بات کی اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ ڈائرکٹ ایک دوسرے کے ملک میں جا سکیں چنانچہ گذشتہ ہفتہ کے روز مغربی جرمنی سے دو "لفٹ ہانسا" جہاز مشرقی جرمنی پہنچے یہ مغربی جرمنی کے شہر فرانکفورٹ سے اڑے تھے ان کے بعد "ڈوسلڈورف" اور میونخ اور سٹٹ گارٹ (GART) سے بھی ہوائی جہاز دوسرے ملک کے لئے اڑا دئے گئے۔ لفٹ ہانسا نے بتایا کہ فرانکفورٹ اور لیپزگ کا سفر کا عرصہ ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ سے کم ہو کر ۴۰ منٹ رہ گیا ہے۔ جب وہ چیکوسلواکیہ سے گزر کر جاتے تھے تو ایک گھنٹہ اور ۴۰ منٹ لگتے تھے۔ اس طرح نہ صرف وقت کی بچت ہو گی بلکہ کرایہ بھی بہت کم ہو جائے گا اور مشرقی اور مغربی جرمنی کا آپس میں اعتماد بھی بڑھے گا۔ مشرقی یوروپ میں جو تبدیلیاں آ رہی ہیں ان سے زندگی کے متعدد شعبے متاثر ہونے کا امکان ہے جن میں سے ایک شعبہ ہوائی سفر بھی ہے۔

میلکم فوربس / اپنے سٹاف کیلئے تحفہ

میلکم فوربس دنیا کے ایک بہت بڑے پبلشر تھے۔ جو حال ہی میں فوت ہوئے ہیں۔ وفات کیوقت ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔ اور وہ فوت دل کا دورہ پڑنے سے ہوئے ان کی جائیداد کا جب اندازہ لگایا گیا تو پتہ چلا کہ سینکڑوں ملین ڈالر ان کی جائداد تھی۔ وفات کے چند ہی دن بعد ان کے بیٹے سٹیو فوربس نے اپنی کمپنی کو بتایا کہ ان کے باپ کے کاغذات میں سے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ انہوں نے سٹاف کے جس جس ممبر کو دس ہزار ڈالر تک قرض دیا ہوا تھا وہ معاف کر دیا گیا ہے۔ اور اسکے علاوہ ایک ہفتے کی تنخواہ کا بونس بھی فوری طور پر دیا جائے گا۔ سٹاف کے ممبروں کو یوں لگا جیسے یہ پیغام ان کو دوسری دنیا سے موصول ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو لاٹری کی طرح ہے۔ دیکھئے کون کون لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں سٹیو فوربس اس وقت جب انہوں نے سٹاف سے یہ بات ایک خط کے ذریعے کہی دورے پر تھے۔ اسلئے ان سے بلاواسطہ اسکے متعلق کچھ نہیں پوچھا جاسکا البتہ ان کے ایک نمائندے نے کہا کہ سارا سٹاف یہ بات سن کر حیران ہو گیا ہے۔ مجھے تو اس بات کا علم ہی نہیں تھا۔ حالانکہ میں یہاں پبلک ریلیشننگ کا کام کرتا ہوں۔ لیکن یہ ایسی بات تھی کہ میلکم نے اپنے بچوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے اس کا ذکر کیا ہوگا۔ جہاں تک قرضوں کی معافی کا سوال ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ خاصی بڑی رقم ہے۔ اس کمپنی کے سٹاف ممبروں کی تعداد ۷۵۰۰ ہے۔ اور ان میں سے اکثر نے قرض لئے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ میلکم کی طبیعت کا اظہار ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ یہ سمجھتے تھے کہ وہ اپنے سٹاف کو کچھ دے نہیں رہے بلکہ حقیقتاً سٹاف انہیں سب کچھ دے رہا ہے۔

میڈیکل مضامین کا معیار

پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ملک میں شائع ہونے والے میڈیکل جرنلز کا تجزیاتی مطالعہ کرتی رہے گی۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ اس وقت کونسل کو بہت سی ایسی مطبوعات مل رہی ہیں جن کا تعلق میڈیسن سے ہے اور ان میں سے ہر ایک اس بات کی دعویدار ہے کہ اس نے صحت کے کسی خاص شعبے میں خصوصی اور بنیادی تحقیقات کی ہے۔ عام تاثر یہ ہے کہ بہت سے جرنل صرف اشتہارات لینے کے لئے شائع کئے جاتے ہیں اور یہ اشتہارات انہیں دواؤں کی کمپنیوں سے ملتے ہیں ان میں جو مضامین شائع کئے جاتے ہیں دیگر رسالوں میں شائع شدہ ڈاکٹروں سرجنوں کے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ پی ایم ڈی سی نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ وہ کسی تحقیقاتی مضمون کی لمبائی کا لحاظ نہیں رکھے گی بلکہ وہ اس مضمون میں پیش کردہ تحقیقات کی بناء پر اس کی پذیرائی کرے گی اور یہ بھی دیکھے گی کہ کیا عالمی معیاری رسالوں نے بھی اس کا حوالہ دیا ہے۔ کونسل کا مقصد یہ ہے کہ وہ اچھے معیاری تحقیقی مضمون حاصل کرے اور ایسے اداروں کو بھیجے جو ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

مصری بینکنگ

مصر کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ روپے کو باقاعدہ سرکاری بینکنگ کے نظام میں لانے کیلئے ایک نیا سخت تر قانون بنایا جا رہا ہے۔ اخبارات نے اس خبر کے لئے وزیراعظم عاطف صدقی کا حوالہ دیا ہے۔ جنہوں نے کہا ہے کہ اس قانون کے ذریعے رقوم جمع کئے جانے اور ان کے کھاتوں کو مخفی رکھنے کا زیادہ اہتمام کیا جائے گا۔ اگرچہ اس کی کوئی تفصیلات تو نہیں بتائی گئیں۔ لیکن بہرحال قانون عنقریب بننے ہی والا ہے۔ اس وقت حال یہ ہے کہ بہت سے سرکاری محکمے اور وزارتیں مختلف کھاتوں کا معائنہ کرنے کا حق رکھتی ہیں۔ اور یہ ایسی بات ہے جس کی وجہ سے لوگ اپنا روپیہ بنکوں میں رکھنے سے گریز کرتے ہیں۔ آخر جو شخص بنک میں روپیہ رکھتا ہے اسکا تو حق ہے کہ وہ ہر وقت معلوم کر سکے کہ کس وقت اس کا کتنا روپیہ بنک میں موجود ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں کا اس بات پر کسی صورت میں اختیار نہیں ہونا چاہیئے۔ اسی خطرے کے پیش نظر وہاں کے لوگ اپنے ملک میں روپیہ رکھنے کی بجائے دوسرے ممالک میں روپیہ رکھتے ہیں۔ حکومت کو فارن ایکسچینج کی ضرورت ہے اور یہ خاصی کم مقدار میں ان کے پاس موجود رہے۔ اور یہ ضرورت اس لئے بھی ہے کہ اسوقت بیرونی ممالک سے حاصل کردہ قرضوں کی مقدار پچاس ارب ڈالر ہے۔

سگریٹ نوشی

تجربات تو ہوتے ہی رہنا چاہئیں۔ نئی سے نئی بات سامنے آتی ہے۔ بے شک نئی بات سامنے آنے والی کچھ عرصے کے بعد درست نہ رہے لیکن بہرحال تجربات کا جاری رہنا ایک نہایت مفید عمل ہے۔ اب پنسلوانیا کی یونیورسٹی نے خاصی تحقیق کے بعد بتایا ہے کہ جو لوگ سگریٹ نوشی کرتے ہیں ان کی سونگھنے کی طاقت آہستہ آہستہ کم ہو جاتی ہے۔ بلکہ ان کا تو کہنا یہ ہے کہ ہر کش کے ساتھ ان کی طاقت کم ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے سگریٹ پینے والے کہہ سکتے ہیں کہ ہم تو سونگھ سکتے ہیں لیکن شائد انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ جس حد تک انھیں سونگھنے کی طاقت ہونی چاہیئے اس سے بہت کم ہو چکی ہوتی ہے یونیورسٹی کے سونگھنے اور چکھنے کے ڈائریکٹر رچرڈ ڈوٹی نے یہ بات بیان کی ہے۔ ایسے لوگ جو ابھی سگریٹ پی رہے ہوں اور ایسے لوگ جنہوں نے سگریٹ ترک کر دی ہو۔ ان سب میں یہ بات محسوس کی جا سکتی ہے کہ جس جس قدر اور جتنا جتنا عرصہ کسی نے سگریٹ پی ہے اس کے مطابق اس کی سونگھنے کی طاقت کم ہوئی ہے۔ انہوں نے ۶۳۸ افراد پر تجربہ کیا اور انہیں اس تجربے کے لئے چالیس مختلف چیزیں دی گئیں کہ انہیں سونگھ کر بتائیں۔ ۲۶۲ نے کبھی سگریٹ نہیں پی تھی ۱۹۷ سابق سگریٹ پینے والے تھے۔ اور ۱۷۹ ایسے لوگ تھے جو اب بھی سگریٹ پی رہے تھے۔ ان کے علاوہ ۱۴ افراد ایسے بھی تھے جنہوں نے کہا کہ وہ سگار یا پائپ پیتے ہیں۔ جو شخص دن میں ۲ پیکٹ پیتا ہے اور ۱۰ سال یہ عمل جاری رکھتا ہے۔ اس کی سونگھنے کی طاقت اس شخص سے کم ہے جو دو پیکٹ روزانہ پیتا ہے لیکن اس نے ۵ سال تک سگریٹ پی ہے اس بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے جو مطالعے کئے گئے تھے اور جن تجزیوں پر کام کیا گیا تھا۔ ان کے مطابق مزے کا فقدان سگریٹ پینے کا نتیجہ بتایا جاتا تھا۔ اب یہ معلوم ہوا ہے کہ مزا اور سونگھنے کی طاقت ایک دوسرے سے باہمی ربط رکھتے ہیں۔ اور تجربے کے ساتھ یہ بھی بتایا جا سکے گا۔ کہ سگریٹ کے کون کون سے اجزاء سونگھنے پر اثر ڈالتے ہیں اور کون کون سے اجزاء مزے پر اثر ڈالتے ہیں۔

عورتیں — سیسہ کا اثر

اقوام متحدہ کے ایک مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ عورتوں کی زندگی میں بچوں کے جنم کا بھی دخل ہے اس لئے وہ ماحولیاتی آلودگی سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔ خاص طور پر سیسہ انہیں متاثر کرتا ہے۔ جوں جوں کیمیاوی اشیاء کی پیداوار بڑھتی ہے توں توں عورتوں اور ننھے بچوں پر اس کا اثر بڑھتا ہے۔ برے اثرات میں بانجھ پن اسقاط حمل ہلاکت اور بچوں کا کسی خامی کے ساتھ پیدا ہونا یا پیدا ہونے کے بعد ان کی بڑھنے کی رفتار کا کم ہونا ہے۔ مطالعے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ صنعتی ممالک میں پیدائش کے وقت جو خامیاں رہ جاتی ہیں ان کی وجہ سے ۱۵ سے ۳۵ فیصد تک اموات واقع ہو جاتی ہیں یہ خامیاں ½ حد تک تو پیدائشی ہوتی ہیں۔ اور ۵ سے ۱۰ فیصد منشیات، وائرس، ریڈی ایشن اور کیمیاوی آلودگی کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

انسانی دودھ میں بھی اس آلودگی کا پتہ چلا ہے۔ وہ کیمیاوی اثرات جو انسانی دودھ میں ملتے ہیں ان میں ان دواؤں کو جو کیڑے مار کہلاتی ہیں بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ حالیہ مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ بعض ممالک میں ماں کے دودھ کے ذریعے اس ماحولیاتی آلودگی کا بچوں پر اس سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ جتنا کہ ڈبلیو۔ ایچ۔ او۔ (W-H-O) کے چارٹ کے مطابق قابل قبول ہے۔

کھوپڑی کا خلائی سفر

گزشتہ ماہ پانچ خلائی مسافر جو شٹل اٹلانٹس پر خلاء میں گئے انکے ساتھ ایک عجیب ہمسفر موجود تھا۔ یہ ہمسفر ایک کھوپڑی تھی جس میں ۱۰۰ سے زیادہ اوزار نصب کئے ہوئے تھے اور کھال کی طرح کی پلاسٹک اسکے اوپر چڑھی ہوئی تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ سائنس دانوں کو یہ علم حاصل ہو سکے کہ جب انسانی سر زمین کی حفاظتی فضا سے اوپر چلا جائے تو اس پر ریڈی ایشن کیا اثر کرتی ہے۔ یہ کھوپڑی اسٹرونائٹ کے سلیپنگ بیگ کے نچلے حصے کے ساتھ منسلک کی ہوئی ہے۔ اس کھوپڑی کو فینٹم ہیڈ کا نام دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے بھی اسے ایک دفعہ خلاء میں لے جایا جا چکا ہے۔ اور اگلے مہینے پھر ایک دفعہ اسکو خلاء میں لے جایا جائے گا۔ یہ سر جس شخص نے پیش کیا تھا۔ اس نے اپنا نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اور اب یہ ائر فورس کی ملکیت ہے سائنس دانوں کو ایک اصلی کھوپڑی کی ضرورت تھی تاکہ زیادہ دیر خلا میں رہنے سے اس پر جو اثر پڑتا ہے وہ نوٹ کیا جا سکے۔ فینٹم سر کہتے ہیں کہ صرف آغاز ہے۔ اسکے بعد اور بہت کچھ کیا جائے گا۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ انسانی جسم میں ریڈی ایشن کسطرح داخل ہوتی ہے اور اسکی کیا اثر پذیری ہے۔

ضروری اعلان

"بچیوں کے وقف" کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اصولی ہدایت کے مطابق صرف ان بچیوں کو وقف نو کی تحریک میں شامل کیا جائے جنکو قبل از پیدائش والدین نے وقف کیلئے پیش کر دیا ہو۔"

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کا کالم

دنیوی کاموں سے خدا تعالیٰ روکتا نہیں مگر جس چیز کا وہ حکم دیتا ہے وہ یہ ہے کہ ان کاموں میں سے کچھ وقت نکال کر ہم خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی رضا کے کاموں میں صرف کیا کریں۔ مثلاً سب سے مقدم چیز پانچ وقت کی نماز ہے۔ اس زمانے میں سارے مرد بھی نمازیں نہیں پڑھتے عورتوں کی حالت تو اس سے بھی گری ہوئی ہے۔ بعض سمجھتی ہیں کہ سال میں اگر چند نمازیں بھی ان کو ادا کرنے کا موقعہ مل جائے تو ان کی بخشش کے لئے کافی ہے بعض نے ایک نیا مسئلہ ایجاد کر لیا ہے کہ جمعۃ الوداع ادا کر لیا اگر کسی کو موقعہ مل جائے تو اس کی سارے سال کی نمازیں پوری ہو جاتی ہیں۔ بعض اس قسم کے وساوس میں مبتلا ہوتی ہیں کہ جب ہم نے پیر کی بیعت کر لی ہے تو قیامت کے دن وہی پیر ہمارا سارا بوجھ اٹھائے گا۔ ہم ہر قسم کے محاسبہ سے بچ جائیں گی۔ ہماری جماعت کے قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کی بہن ایک پیر کی مرید تھیں۔ ایک دفعہ بہن ملنے آئیں تو حضرت ( ) نے ان سے کہا کہ بہن تم نمازوں میں بہت سست ہو۔ آخر تمہارا کیا بنے گا۔ اس نے کہا کہ میں نے جس پیر کی بیعت کی ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اب چونکہ تم نے میری بیعت کر لی ہے اس لئے تمہارا ذمہ دار میں ہوں۔ تمہیں کسی قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں حضور ( ) نے اپنی بہن سے کہا۔ کہ بہن اپنے پیر سے پوچھنا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے ہم سے پوچھا تو کیا جواب دیں گے اس نے کہا اچھا اب میں اپنے پیر سے ملنے گئی تو ان سے یہ بات ضرور دریافت کروں گی۔ چنانچہ کچھ مدت کے بعد وہ پھر آپ سے ملنے آئی تو آپ نے اس سے پوچھا کہ اپنے پیر سے تم نے وہ بات دریافت کی تھی اس نے بتایا کہ ہاں میں نے دریافت کی تھی۔ پھر اس نے سنایا کہ جب میں نے یہ بات دریافت کی تو پہلے تو اس نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے یہ شرارت تجھے نورالدین نے سکھائی ہے (ان کا نام نورالدین تھا) مگر یاد رکھو تمہیں کسی فکر کی ضرورت نہیں۔ جب تم سے خدا سوال کرے گا۔ تو میں کھڑا ہو کر کہہ دوں گا کہ اس کا میں ذمہ دار ہوں۔ اس پر تم فوراً جنت میں چلی جانا بہن نے کہا کہ پیر صاحب آپ کی باری آئی تو آپ کیا جواب دیں گے اس پر کہنے لگے کہ جب مجھ سے خدا پوچھے گا اور کہے گا کہ آؤ اور حساب دو تو میں جلال سے جواب دوں گا کہ کیا امام حسین کی کربلا میں قربانی کافی نہیں تھی کہ اب ہمیں بھی دق کیا جاتا ہے۔ اس پر فرشتے میرا راستہ بھی چھوڑ دیں گے اور میں بھی جنت میں چلا جاؤں گا

۱۹۱۷ء میں شملہ کے مقام پر مستورات میں وعظ کرتے ہوئے قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے دیگر باتوں کے علاوہ فرمایا "جنگ احد کا واقعہ ہے کہ کفار ۳۰۰۰ کا لشکر لے کر آئے اور ادھر سے ایک ہزار جاں نثار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لڑائی کے وقت مسلمانوں کے ایک گروہ سے ایسی غلطی ہوئی کہ جس کی وجہ سے اسلامی لشکر کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے کفار نے آپ کو اتنے پتھر مارے کہ آپ زخمی ہو کر گر پڑے۔ اور لاشوں کے نیچے دب گئے۔ جب یہ خبر مدینے پہنچی جو احد سے ۴ میل کے فاصلے پر ہے۔ تو سب مرد و عورت گھبرا کر باہر نکل آئے۔ اور اصلی حقیقت دریافت کرنے کے لئے راستے پر کھڑے ہو گئے۔

جب لاشوں کے نیچے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ آپ زندہ ہیں۔ یہ سن کر سب مسلمان جمع ہو گئے۔ اور کافر بھاگ گئے۔ مسلمان جب مدینے کو واپس لوٹے اور لوگوں نے انہیں دیکھا تو ایک عورت آگے بڑھی۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی رشتہ دار نہ تھی۔ وہ مدینہ کی رہنے والی تھی اور مکہ کے لوگ مدینہ والوں سے علیحدہ تھے وہ محض دین کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اخلاص رکھتی تھی۔ اس نے ایک صحابی سے جو آگے آگے آ رہا تھا پوچھا۔ رسول اللہ کا کیا حال ہے۔ چونکہ آپ زندہ تھے۔ اور پیچھے تشریف لا رہے تھے۔ اس لئے اس نے اس سوال کو معمولی سمجھ کر جواب نہ دیا۔ اور کہا کہ تیرا باپ مارا گیا۔ اس پر عورت نے کہا میں نے اپنے باپ کے متعلق نہیں پوچھا۔ بلکہ یہ دریافت کیا ہے کہ رسول اللہ کا کیا حال ہے۔ مگر اس نے اس کا جواب نہ دیا اور کہا کہ تیرا خاوند بھی مارا گیا ہے۔ یہ سن کر اس نے کہا میں رسول اللہ کے متعلق پوچھتی ہوں۔ ان کا کیا حال ہے۔ اس نے اس کا بھی جواب نہ دیا۔ اور کہا کہ تیرا بھائی بھی مارا گیا ہے۔ اس پر اس نے کہا تم میرے سوال کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ میں پوچھتی ہوں۔ رسول اللہ کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا اچھے ہیں اور تشریف لا رہے ہیں۔ یہ سن کر اس نے کہا۔ الحمدللہ اگر رسول اللہ زندہ ہیں تو مجھے اور کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

اس سے اس عورت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور الفت کا اندازہ لگاؤ۔ جو محض دین کی وجہ سے تھی۔ اور خیال کرو کہ کیسا اخلاص تھا۔ مگر اس زمانے میں دیکھو اگر کسی کا چھوٹا سا بچہ مر جائے تو اس کا کیا حال ہوتا ہے۔ مگر اس کا باپ مارا جاتا ہے۔ خاوند شہید ہوتا ہے۔ بھائی قتل کیا جاتا ہے۔ بیٹا کوئی ہے نہیں۔ اور یہی قریبی سے قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں۔ جن کو اگر کوئی تکلیف اور دکھ پہنچے تو عورتوں کا کیا مردوں کے دل بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر اس عورت کے اندر ایسا قوی اور مضبوط دل تھا۔ کہ اسے باپ اور بھائی اور خاوند کے مرنے کی خبر سنائی جاتی ہے۔ مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت کی خبر سن کر الحمدللہ کہتی ہے اور کسی صدمے کی پرواہ نہیں کرتی۔

صفیہ بیگم ۔ ٹیکسلا

مفید کیڑے

نظر آتا ہے جو سپید و سیاہ
ہر سر کار سب کو پایا ہے
جو کہ ہے خوب زشت دنیا میں
کام کے واسطے بنایا ہے

انسان غور کرے کہ زمین سے لیکر فلک تک تمام عالم کیسے کیسے عجائبات سے بھرا ہے۔ عناصر اربعہ اور موالید ثلاثہ میں سے کوئی شے ایسی نہیں جو تعجب خیز نہ ہو لیکن جن چیزوں کو ہم روزمرہ دیکھتے رہتے ہیں وہ بوجہ عادت معمولی معلوم ہوتی ہیں لیکن جب کوئی نئی چیز روبرو آ جاتی ہے تو استعجاب تازہ ہو جاتا ہے۔ قدرت نے انسان کی غذا نباتات و حیوانات پر منحصر رکھی ہے جو کہ عناصر اربعہ سے مرکب ہیں اور دو عنصر پانی اور ہوا اپنی اصلی صورت پر انسان کی غذا ہوتے ہیں جن میں پانی تو بوقت ضرورت پیا جاتا ہے اور ہوا تو ہر وقت انسان کے تنفس کے لئے درکار ہے۔ ہوا کے اندر چھوٹے چھوٹے کیڑے ایسے موجود ہیں جو ہوا کو صاف کرتے ہیں اور سانس کے ذریعے جسم کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ اسی طرح پانی کے کیڑے پانی کو صاف کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض خوردبین سے نظر آسکتے ہیں اور بعض کا دیکھنا خوردبین سے بھی ممکن نہیں۔ ان جملہ کیڑوں کا پانی میں ہونا ضروری ہے۔ جو قیمتی چیزیں ہمیں کیڑوں سے حاصل ہوتی ہیں وہ بھی فائدہ سے خالی نہیں۔ مثلاً" شہد کی مکھی سے شہد حاصل ہوتا ریشم کے کیڑے سے ریشم ملتا کہ دیگر طریقہ سے ان اشیاء کی ساخت ممکن نہیں بعض کیڑے بذاتِ خاص دوا کے کام آتے ہیں جیسے بیر بہوٹی ، خراطین ، شاہ دیمک ، ہنیچ مکھی وغیرہ۔ اوس مکھی سے پلاسٹر بنایا جاتا ہے۔ دیگر کیڑے خراطین ، بیر بہوٹی طلاء کے کام میں آتے ہیں۔ گوہ کا کیڑا مقوی باہ ہے۔ ہر کیڑے میں اثر و فائدہ جداگانہ ہے۔ کوئی شے بیکار نہیں۔ قدرت صانع نظر آتی ہے۔ کیڑے جس جس کام کے واسطے مخصوص ہیں وہ اپنے اپنے کام میں مستعدی کے ساتھ مشغول ہیں۔ لیکن انسان کے ساتھ ان کو تقرب حاصل نہیں اس لئے وہ کوئی وقعت نہیں رکھتے ان سب میں شہد کی مکھی اور کرم ابریشم کو انسان کے پاس رہنے کی وجہ سے دیگر ہوام پر فوقیت ہے خدا کی شان سے شہد کی مکھیاں اپنے عجیب اصول ریاضی کے بنے ہوئے چھتے میں جاڑے یعنی موسم خزاں کے لئے بنا کر رکھ چھوڑتی ہیں۔ شہد کا رنگ موسم اور مکھیوں کی عمر کے اختلاف سے سرخ ، زرد اور سیاہ ہوتا ہے۔ مکھیاں اپنا چھتہ کبھی نہیں بھولیں اگرچہ کوسوں دور چلی جائیں۔ کیا قادر ہے کہ اتنی حکمتیں ایک ذرا سی مکھی میں امانت رکھ دیں کہ وہ ایسی مطیع و منقاد ہیں۔ کہ ذرہ برابر بھی حکم کے خلاف

باقی ص۷ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۸۶ :۔ میں فہمیدہ قریشی بنت قریشی محمد شفیع صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۲/۷۷ عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۵،۹،۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی ۳ تولہ ۳ ماشہ مالیتی ۔/۹۷۰۰ روپے لونگ مالیتی ۔/۵۰ روپے کل جائیداد ۔/۹۷۵۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ فہمیدہ قریشی بنت قریشی محمد شفیع صاحب ۸/۲/۷۷ عزیز آباد کراچی نمبر ۳۸۔ گواہ شد نمبر۱۔ مبارک احمد راجوری سیکرٹری وصایا عزیز آباد کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ شاہد جمیل قریشی ۸/۲/۷۷ عزیز آباد کراچی

مسل نمبر ۲۷۲۸۷ :۔ میں بشریٰ قریشی بنت قریشی محمد شفیع صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۲/۷۷ عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵،۹،۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی انگوٹھی ۴ ماشہ مالیتی ۔/۱۰۰۰ روپے (۲) ناک لونگ ایک عدد مالیتی ۔/۲۵۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ قریشی ۸/۲/۷۷ عزیز آباد کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ مبارک احمد راجوری سیکرٹری وصایا عزیز آباد کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ شاہد جمیل قریشی ۸/۲/۷۷ عزیز آباد کراچی۔

مسل نمبر ۲۷۲۸۸ :۔ میں مبارکہ شاہدہ بنت سید سخاوت شاہ صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۶،۱۰،۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی ۷۰ گرام مالیتی ۔/۱۹۳۹۰ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مبارکہ شاہدہ R-822 بلاک ۸ عزیز آباد کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید سخاوت شاہ صاحب وصیت نمبر ۱۵۸۷۲ والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۲۸۹ :۔ میں مسعودہ بیگم بیوہ کلیم اللہ خان قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۳،۹،۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر ۲۷۳ واقع محلہ اقبال نگر میرپور خاص مالیتی اندازاً پانچ لاکھ روپے جس کی مرمت وغیرہ پر بچوں نے دو لاکھ ستر ہزار روپے خرچ کئے ہیں۔ (۲) زیور چار تولہ مالیتی بارہ ہزار روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مسعودہ بیگم مکان نمبر ۲۷۳ محلہ اقبال نگر میرپور خاص۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالرشید ولد عبدالعزیز P.O بکس نمبر۲ میرپور خاص گواہ شد نمبر۲۔ رشید احمد وصیت نمبر ۲۵۵۵۵۔

مسل نمبر ۲۷۲۹۰ :۔ میں رحیم بی بی بیوہ فضل دین صاحب قوم آرائیں پیشہ عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن پھیرو چچی ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۳،۹،۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) ترکہ خاوند میں ملنے والی جائیداد نقد ۔/۴۵۰۰ روپے (۲) حق مہر وصول شد ۔/۳۲ روپے (۳) زیور ۱ ۱/۲ تولہ طلائی ۔/۵۱۰۰ روپے (۴) علاوہ ترکہ کے نقد رقم ۔/۱۵،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ رحیم بی بی بیوہ فضل دین صاحب پھیرو چچی کنری ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد نمبر۱ عبدالعزیز صاحب وصیت نمبر ۱۸۱۵۸۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد اقبال وصیت نمبر ۱۹۲۰۳۔

مسل نمبر ۲۷۲۹۱ :۔ میں منیر احمد ولد دین محمد قوم جھنڈے پیشہ مزدوری عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۵۹ء ساکن محلہ اسلام پورہ بھکھی روڈ شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱،۷،۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ۷ ۱/۲ مرلہ مالیتی ۔/۴۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت فروخت جوتے ناٹکون مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منیر احمد ولد دین محمد محلہ اسلام پورہ شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ شیخ سعید احمد وصیت نمبر ۲۲۵۱۷۔ گواہ شد نمبر۲ صوفی حبیب احمد وصیت نمبر ۱۷۳۶۴۔

بعض دوست تو دعا کے لئے درخواست بھجوا دیتے ہیں لیکن بہت سے دوستوں کو اس کا موقع نہیں ملتا۔ قارئین سے گزارش ہے کہ سب کے لئے دعا کیا کریں۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

نہیں کترتی، امانتداری وہ ہے کہ میوہ کڑوا کھاتی ہیں اور شہد میٹھا بناتی ہیں پرہیز وہ کہ پاک اور پاکیزہ کے سوائے کچھ نہیں کھاتیں۔ اطاعت وہ کہ اپنے بادشاہ کے خلاف حکم عمل میں نہیں لاتیں طہارت وہ کہ ہرگز نجاستوں پر نہیں بیٹھتیں اور اس میں سے نہیں کھاتیں۔ صناعت وہ کہ اگر تمام جہاں کے صناع جمع ہوں تو ان کے مسدس مکانوں کے مثل نہ بنا سکیں اور جس طرح ان کے شہد سے ظاہر بیماری سے شفا حاصل ہے ان کے احوال میں غور و فکر کرنے سے مرض باطن بھی رفع ہوتا ہے۔

(یہ مضمون "شہد کی مکھی" سے ترتیب دیا گیا ہے)

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۔/۱۵ روپے
۶۰ گرام ۔/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ رمضان المبارک

حصولِ دعا کیلئے ایک نادر موقع

تحریک جدید کے چندہ دہندگان کیلئے ۲۹ رمضان کی تقریب حصول دعا کا ایک نادر موقعہ ہوتا ہے۔ ہمارے محبوب امام ہر اس شخص کے لیے دعا کرتے ہیں جس نے ۲۹ رمضان المبارک سے پہلے اپنی مالی قربانی کا وعدہ پورا کر دیا ہو۔ اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اپنے وعدہ جات تحریک جدید سے جلد از جلد سبکدوش ہونے کی سعی فرمائیں دوسرے یہ امر ملحوظ رہے کہ امسال اس دعائیہ فہرست کے ساتھ ان جماعتوں کی فہرست بھی بغرض دعا پیش کی جائے گی جنہوں نے وعدہ جات کا مقررہ ٹارگٹ حاصل کر لیا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ اس دعا سے بھی پوری طرح بہرہ ور ہونے کی سعی فرمائیں اور مرکز میں ٹارگٹ پورا کرنے کے بارے اطلاع دینے میں مسابقت الی الخیرات کے جذبہ سے کام لیں۔ رمضان المبارک کا مہینہ ۲۸ مارچ تک شروع ہونے والا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ہر احمدی وقفِ عارضی کرے

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:

"مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقفِ عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے"۔

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۲۷ اگست ۶۹ء صفحہ ۵)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنا نام عبدالرحمان ساکن کھاریاں بتاتا ہے۔ یہ ضلع سرگودھا کی مختلف جماعتوں میں گیا اور مختلف حیلے بہانے کر کے احباب سے رقوم حاصل کیں۔ اکثر جگہ اس نے یہ بہانہ کیا کہ وہ کار پر سفر کر رہا تھا کہ اس کی بیوی کو زچگی کی تکلیف ہوئی۔ جس کی وجہ سے فوری انتظامات کے لئے رقم کی ضرورت پڑی وغیرہ۔

احباب محتاط رہیں اور ایسے حیلے بازوں کے چکر میں نہ آئیں۔

(ناظر امور عامہ)

ادارہ الفضل کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ وفات یافتگان کے سلسلہ میں واقعات یا تاریخوں کو چیک کر سکے۔ یہ تمام تر ذمہ داری مضامین لکھنے والوں پر ہے۔ مہربانی فرما کر اس کا خیال رکھیں۔

گیس ٹربل کیلئے

جب تمام ہاضم چورن بے اثر ہو جائیں تو

ہاضمون رجسٹرڈ

صرف ایک خوراک آزمائیں

نصرت دواخانہ

کمیٹی مارکیٹ ربوہ

فوری ضرورت

اسلام آباد کے لئے ایک سائیکل کے تجربہ کار کاریگر کی ضرورت ہے۔ کھانے اور سنگل رہائش کے علاوہ معقول معاوضہ دیا جائے گا۔ اسلام آباد اور راولپنڈی کے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

مینیجر **دواخانہ حکیم نظام جان** اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ صدر غلام اسحٰق خان نے ملک کے موجودہ حالات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اور اخبارات کو کہا ہے کہ وہ عوامی نمائندوں سے پوچھیں کہ ملک و قوم کے مفادات کے خلاف لامتناہی محاذ آرائی کا اختیار انہیں کس نے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات کیمپوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ میر جعفروں کو سامنے نہیں لاتے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے نو تشکیل شدہ اسلامی نظریاتی کونسل کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حدود آرڈی ننس میں ترامیم کی جائیں گی انہوں نے کونسل کو کہا کہ وہ مسلسل اجتہاد کرے۔

○ متحدہ اپوزیشن اور اسلامی اتحاد نے وفاقی حکومت کے خلاف قانونی جنگ لڑنے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں ۲۱ مارچ کو وزیر اعظم کے انتخاب کا مسئلہ سپریم کورٹ میں لیجائے جانے کا امکان ہے۔ آئی جے آئی اس کے علاوہ مشترکہ مفادات کی کونسل کا اجلاس بلانے کا مسئلہ بھی عدالت میں لیجائے گی۔

○ اسلامی جمہوری اتحاد کے موجودہ عہدیداروں کو مزید دو سال کیلئے منتخب کر لیا گیا ہے۔ صدر نواز شریف ہیں جب کہ سیکرٹری جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور ہوں گے۔

○ پیروخیل لنڈی کوتل میں زبردست سیلاب سے نو افراد جاں بحق ہو گئے۔

○ جھنگ میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے نتیجے میں ایک اور مسجد کو آگ لگا دی گئی مشتعل افراد نے دس دکانیں جلا دیں شہر میں دوسرے دن بھی ہڑتال رہی ٹریفک بھی بند ہے۔

○ جھنگ شہر کی لال مسجد میں آتش زدگی کے بعد فرقہ وارانہ کشیدگی پھر پھیل گئی خبر ملتے ہی تاجروں نے ہڑتال کر دی اور ٹریفک معطل کر دی گئی۔ پولیس نے آتش زدگی کے خلاف احتجاجی جلوس کو منتشر کرتے کے لئے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس استعمال کی۔

غیر ملکی خبریں

○ برما کی حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ وہ منشیات کی روک تھام کے پروگرام میں مدد دینے کیلئے تیار ہے تاہم وہ کسی غیر ملکی فوج کو اپنی سرزمین پر قدم رکھنے کی اجازت دینے کیلئے تیار نہیں ہے۔

○ جنوبی افریقہ کی حکومت اور اے این سی کے لیڈروں کے درمیان ۱۱ اپریل سے باقاعدہ مذاکرات شروع ہو رہے ہیں۔ جس میں نیلسن منڈیلا بھی شرکت کریں گے۔ نیلسن منڈیلا نے محتاط تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس بات چیت کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ پہلے اجلاس کا کوئی متفق علیہ پہلو سامنے آ گئے۔

○ اسرائیل کے وزیر اعظم آئزک شمیر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک منظور ہو گئی ہے۔ خیال ہے کہ اب لیبر پارٹی کے سربراہ مسٹر شمعون پیریز کو حکومت بنانے کی دعوت دی جائے گی۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اسرائیل میں کسی وزیر اعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد منظور کی گئی ہے

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل کے مشہور شاگرد حضرت حکیم نظام جان کا

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

بے اولاد، نرینہ اولاد سے محروم، اٹھراء، بچوں کا سوکھا پن۔ • گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴ • ربوہ فون ۹۰۶ • قلعہ کارووالا • ملتان • کراچی